مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

علاقے فتح کرتے چلے گئے مگر اِقتصادی مشکلات پیدا نہیں ہونے دیں
اَزواجِ مطہرات رضی اللہ عنہما کا دو دو ماہ پانی اَور کھجور پر گزارا
صفہ کے طلباء اور اَزواج کا صبر اَور اللہ کی طرف سے فتوحات
این جی اَوز کی طرح کافر بنانا ۔ وڈیرا اَبولہب چور نکلا

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 62 سائیڈ A   1986 - 10 - 03)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

ایک شخص جنابِ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اُنہوں نے عرض کیا اِنِّیْ مَجْھُوْدٌ میں محتاج ہوں پریشانی میں ہوں ۔ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اَزواجِ مطہرات کے پاس بھیجا (آدمی تاکہ) اِن کے لیے کوئی اِنتظام ہوجائے کھانے کا، جواب دیا زوجۂ مطہرہؓ نے کہ میرے پاس تو پانی ہے پھر رسولِ کریم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم نے دُوسرے گھر پیغام بھیجا یہی، دُوسری زوجۂ مطہرہ کے پاس اُنہوں نے بھی یہی جواب دیا وَقُلْنَ کُلُّھُنَّ مِثْلَ ذٰلِکَ سب نے اِسی طرح کا جواب دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے پاس بھی کچھ نہیں تھا، یہ تو ایسے ہے کہ جیسے حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اَیسا حال ہوتا تھا کہ ہمارے گھر میں تین چاند ہوجاتے تھے اَور آگ نہیں جلتی تھی تو دو مہینے میں تین

چاند ہو جاتے ہیں یعنی دو دو مہینے، اُن سے پھر وہ پوچھتے ہیں اُن کے شاگرد کہ پھر کیسے گزارا کرتے تھے آپ، خوراک کیا ہوتی تھی؟ اُس میں اُنھوں نے فرمایا ہے کہ پانی اَور کھجور، یہ ہوتی تھی (خوراک)۔

رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ایک دَور تو وہ تھا کہ جب تھا ہی نہیں کچھ بھی پھر وہ بدلنا شروع ہوا اَور فتوحات شروع ہوئیں جہاد کی، پھر علاقوں کی فتوحات ہوگئیں لیکن رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ اَور گزارے کے طریقے میں کوئی فرق نہیں آیا اُس دَور کا اَندازہ یہ ہوتا ہے کہ غربت عام تھی بہت زیادہ تھی لوگوں میں۔

سچے غریب پرور :

تو رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس جو کچھ آتا تھا وہ سب آپ تقسیم فرما دیتے تھے اَور یہ بھی نہیں کہ کسی کو ضرورت نہیں ہے وہ جھوٹ موٹ لے جائے، نہیں تھے ہی ضرورت مند بہت زیادہ۔

این جی اَوز کی طرح کافر بنانے کی ترکیبیں، سرداروں وڈیروں کا رویہ :

اُن میں جو متمول تھے جو سردار تھے وہ صحیح طرح سرداری کے فرائض نہیں اَنجام دیتے تھے بلکہ جسے آج کہا جاتا ہے غریبوں کا استحصال کرنا وہ کرتے تھے وہ لوگ۔

یہ عاص بن وائل سہمی (سردار) نے ایک چیز بنوائی لوہے کی تو حضرتِ خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اُس زمانے میں لوہے کا کام کیا کرتا تھا میں نے بنا کر وہ دی اَب جب میں اُس کے پاس پیسے لینے پہنچا کہنے لگا کہ میں تو نہیں دُوں گا جب تک تم رسول اللہ ﷺ سے اَلگ نہ ہو اَور اُن کی نبوت کا اِنکار نہ کرو میں تو نہیں دُوں گا پیسے، اُنہوں نے کہا کہ میں تو رسول اللہ ﷺ پر اِتنا اِیمان رکھتا ہوں کہ تو مر بھی جائے گا پھر دوبارہ زندہ بھی کیا جائے گا پھر بھی میرا اِیمان اُس وقت تک بھی اِسی طرح رہے گا۔ اُس نے کہا کہ اچھا مرنے کے بعد میں اُٹھوں گا بھی دوبارہ، دوبارہ اُٹھنے پر بعث ونُشور پر قیامت پر اِیمان نہ رہنا یہ اُن میں تھا کافروں میں، یہ پہلے بھی رہا ہے اصحابِ کہف کے زمانے میں بھی، سورۂ کہف میں اِس کا ذکر بھی ہے اَور اصحابِ کہف کو اللہ نے نمونہ بنایا ہے اُس قوم کے لیے کہ وہ اِتنے عرصے بعد دوبارہ اُٹھ کر پھر آئے، اِن کا دَور جو ہے وہ حضرتِ عیسٰی علیہ السلام اَور جنابِ رسول اللہ ﷺ کے درمیان کا دَور ہے اَور قصّہ یہ بنتا ہے اَرضِ رُوم کا، ترکی کا بنتا ہے بظاہر یہ سمجھ میں آتا ہے ترکی کا ایک حصّہ ہے رُوم کہلاتی ہے وہ سرزمین وہاں ہے یہ، اِن کا بادشاہ تھا اُس زمانے میں دقیانوس (نام تھا اُس کا) تو اَب بھی (اُسی کی مناسبت سے) کہہ دیتے ہیں یہ

دقیانوسی چیزیں ہیں یہ کیا ہیں، بہرحال وہ فلسفی تھا وہ نہیں مانتا تھا دوبارہ اُٹھنے کو، بت پرست تھا فلسفی ہو اَور بت پرست ہو اَیسے مِل جائیں گے آج ہندوؤں میں سائنسدان بھی ہیں فلسفی بھی ہیں سب کچھ ہیں اَور بت پرست بھی ہیں۔

تو (اصحاب کہف نے بادشاہ اَور درباریوں کے سامنے) تقریر جب کی اَور اُس کا اَثر زبردست پڑا تو خداوندِ کریم نے اِن کو بچالیا ایک غار میں جگہ دِلا دِی وہاں اِن کی حفاظت کا بھی سامان فرمادیا اَور ایسا عجیب سامان ہے جو قرآن پاک میں آتا ہے کہ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ایک نئی قسم کی چیز بنادی اللہ نے کہ اُن کے پاس اَگر کوئی جائے تو رہ نہیں سکتا ٹھہر نہیں سکتا اِتنا زیادہ رُعب اُن کا اللہ نے بنادیا تو اُس جگہ کوئی جاتا ہی نہیں جاتے ہوئے ہی ڈرنے لگے تو خدا نے اُن کی حفاظت کا سامان فرمادیا پھر اللہ نے اُن کو نیند سے اَفاقہ دیا باہر آئے لوگوں نے اُنہیں دیکھا۔

تو قیامت پر اِیمان اَور آخرت میں اُٹھنے پر حساب پر اِسلام میں تو جگہ جگہ جگہ زور دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمائی ہے لیکن اُن لوگوں کا اَیسا عقیدہ نہیں تھا تو اُس سردار نے حضرت خبابؓ کو جواب دیا کہ اَچھا اگر مرنے کے بعد دوبارہ اُٹھنا ہے تو جب میں اُٹھوں گا تو وہاں میرے پاس مال بھی ہوگا اَولاد بھی ہوگی وہاں تمہیں دے دُوں گا پیسے نہیں دِیے اُس نے۔ تو صحابہ کرامؓ میں یہ جو مسلمان ہوتے جارہے تھے لوگ یہ بہت زیادہ غربت کا دَور تھا دیہات میں رہنا، دُودھ پر گزارا کر لینا، کھجور پر گزارا کرلینا، پانی کم تھا تو ایک عجیب علاقہ تھا، وہاں پیداوار کی بہت کمی تھی اَور جو وہاں کے بسنے والے تھے اُن میں غربت تھی اَور خاصی تھی اَور جو اُن میں مالدار تھے وہ بدنیت تھے مال کا تو پھر لالچ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

مال دار بھی اَور محتاج بھی :

ایک بزرگ کا قصہ ہے اُن کی خدمت میں آئے ایک صاحب اُنہوں نے اُن کو ایک ہزار دِینار پیش کیے تو دِینار یعنی سونے کا سکّہ وہ بڑے بزرگ تھے اِصلاح کے لیے اُنہوں نے کہا ہوگا جو بھی کچھ کہا اَور اُس سے اُمید ہے اِصلاح بھی ہوئی ہوگی اُنہوں نے وہ لینے سے اِنکار کردیا کہ میں محتاجوں سے نہیں لیتا اُنہوں نے کہا کہ میں تو محتاج نہیں ہوں میں تو بہت مالدار ہوں اِس لیے پیش کر رہا ہوں۔ اُنہوں نے پوچھا کہ اچھا تم مالدار تو ہو یہ بتاؤ تمہارے دِل میں اور مال کی طلب ہے یا نہیں مال بڑھانا چاہتے ہو یا نہیں؟ کہا برابر اِس کوشش میں

لگا رہتا ہوں تو اُنہوں نے فرمایا کہ معلوم ہوا کہ تم محتاج نہیں بلکہ محتاجوں کے سردار ہو کہ بہت کچھ ہے بھی اَور پھر بھی دِل نہیں بھر رہا مزید طلب میں اُس کی رہتے ہو اُنہوں نے نہیں لی اُس میں حرص ہوگی بے جا قسم کی حرص ہوگی مال نہ دیتا ہوگا دُوسروں کا حق نہ دیتا ہوگا تو یہ اِن لوگوں کی حالت تھی کفار کی بڑے بڑے جو سردار تھے۔

سردار اَبولہب چور نکلا :

ایک چڑھاوے میں کعبۃ اللہ پر سونے کا بچھڑا کسی نے دے دیا کعبۃ اللہ کے اَندر اُنہوں نے احتیاط کی خاطر کہ یہاں سے چوری نہ ہو ایک بہت بڑا کنواں بنادیا تو جو ڈالتا تھا وہ اُوپر چڑھ کر جو آٹھ فٹ کا دروازہ ہے اَیسے ڈال دیتا تھا وہ نیچے اُس کنواں میں محفوظ ہو جاتا تھا تو وہ خزانہ بن گیا تو کسی نے سونے کا بچھڑا اِسی طرح دے دیا اُس پر نظر سب کی ہوئی ہوگی وہ غائب ہو گیا، معلومات کرتے رہے معلومات کرتے کرتے معلوم ہوا کہ وہ ابولہب نے چُرایا ہے اَب ابولہب سے کون لڑے جا کر اَور کون اُس سے وصول کرے وہ خود متولی خاندان کا بھی تھا، سردار بھی تھا اِس طرح کی بدنیتی کی حالت تھی اَور لالچ اَور لوٹ مار یہ سب چیزیں وہاں تھیں۔

نبی علیہ السلام اَزواج کو وَافر دیتے مگر وہ راہِ خدا میں خرچ کر دیتیں :

تو رسولِ کریم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم کو جب فتوحات ہو گئیں تو بہت بڑی آمدنی ہونے لگی تھی یعنی بہت ہی بڑی تعداد بنتی ہے وہ بڑی مقدار بنتی ہے کھجور کی جو اَزواجِ مطہرات کو آپ دیتے تھے سال بھر کا خرچ بن جاتا تھا اَور ایسا نہیں بلکہ کھلا ڈلاّ خرچ جسے کہا جائے وہ اِتنا دے دیتے تھے لیکن جیسا میں نے عرض کیا کہ آنے والے جانے والے اِدھر سے اُدھر سے ضرورت مند جو تھے وہ اِتنے ہوتے تھے اَور اِن کی ایسی عادت تھی کہ وہ سب دیتے رہتے تھے خدا کی راہ میں تو پھر یہی حال ہو جاتا تھا اَور یہ عکس تھا یعنی جنابِ رسول اللہ ﷺ کی عادتِ مبارکہ کو اُن کی طبیعت نے قبول کر لیا تھا کہ جو آپ کی حالت تھی کہ اپنے پاس بالکل نہ رہے اَور دُوسرے کی ضرورت پوری ہو اِسی طرح سب اَزواجِ مطہراتؓ کی بھی کیفیت ہو گئی تھی کہ دُوسرے کی ضرورت پوری ہو اپنے پاس رہے نہ رہے تو اِس قدر تنگی کے ساتھ وہ گزارا کرتے تھے خود۔

شروع شروع میں جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں تو اَنصار نے اپنے باغات میں سے کچھ درخت پیش کر دِیے کہ اِن درختوں کی جو پیداوار ہے وہ جناب کی ہے اَور دُودھ کے جانور تھے جن لوگوں کے پاس وہ دُودھ جو ہوتا تھا وہ ہدیۃً بھیجتے تھے کہ رہنے والے آنے والے ضرورت مند بہت زیادہ تھے۔

فقر وفاقہ کے باوجود طلبِ علم :

سن ۷ ہجری میں حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اِسلام لائے ہیں وہ جب آئے ہیں اَور اَصحابِ صُفّہ میں داخل ہوئے ہیں اُس وقت بھی یہ کیفیت تھی وہ کہتے ہیں کہ میں بھوک سے بے ہوش ہو جاتا تھا لیکن مانگتے نہیں تھے اَور (علمی مشغولیت کی وجہ سے) کما نہیں سکتے اَور قرآنِ پاک میں اِن کی فضیلت آئی ہے لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُھُمُ الْجَاھِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُھُمْ بِسِیْمٰھُمْ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا یہ طالب علم تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے اُن کے ذمّہ خرچ کوئی نہیں تھا کسی اَور کا والد کا والدہ کا بیوی کا یہ نہیں تھا وہ وہاں رہتے تھے اَور دِن رات بس یہی کہ رسول اللہ ﷺ جو فرما رہے ہیں وہ یاد رکھیں جو کر رہے ہیں وہ یاد رکھیں رسول اللہ ﷺ کا جو عمل ہے جو سنت ہے وہ یاد رکھتے تھے۔ تو اِس طرح سے یہ حضرات رہتے تھے اُس دَور میں بھی یہ حال تھا کہ وہ کہتے ہیں میں بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا اَور آنے والے کہتے تھے کہ اِسے کوئی دَورہ پڑا ہے کہتے ہیں مجھے دَورہ کچھ نہیں ہوتا تھا وہ بیہوشی کا اَثر ہوتا تھا۔ قرآنِ پاک میں اُن کی فضیلت آئی ہے کہ اِن کو اَگر غور سے دیکھو گے تو پتہ چلے گا کہ بھوک کی وجہ سے اِن کا یہ حال ہے ورنہ کسی سے کچھ مانگتے ہی نہیں تھے اِن لوگوں پر خرچ کرو یہ قرآن پاک میں فضیلت آئی ہے تو سن ۷ھ تک بھی یہ حال رہا بعد میں بھی یہی رہا ہے جتنا آتا رہا ہے رسول اللہ ﷺ دُوسروں کو دیتے رہے ہیں اَزواجِ مطہرات کو اُن کا حق دینے کے بعد جو کچھ تھا وہ سب خرچ ہو جاتا تھا اَور اَزواجِ مطہرات اگر جمع رکھتیں تو بھی ٹھیک تھا کیونکہ اَگر نہیں دیا رسول اللہ ﷺ نے تو پھر ہر ہر بیوی سے پُچھوا کیوں رہے تھے معلوم ہوا دیا تو تھا لیکن وہ اِسی طریقے پر چلتی تھیں جو سنت تھا رسول اللہ ﷺ کا طریقہ تھا کہ بالکل گھر میں کسی کے بھی کچھ نہ نکلے۔

بے روزگار کو دینا باعثِ رحمت ہے :

تو وہ پریشان حال آدمی جو آپ کی خدمت میں آئے تھے اُن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی کوئی اِس ''مجھود'' آدمی کو لے جائے گا مجھود کا مطلب یہ ہے کہ کوشش کرنے کے باوجود اِس کو (روزی) میسر نہیں آسکی جیسے کوئی مزدور ہو مزدوری کے لیے جائے بھی اَور کوئی لے کر نہ جائے ملے ہی نہ مزدوری اُسے تو اُس میں آپ نے فرمایا کہ جو بھی کوئی اِس کو لے جائے گا اللہ تعالیٰ اُس پر رحمت فرمائیں گے۔

سب گھر والے بھوکے رہے اَور غریب کو کھلا دیا :

ایک اَنصاری کھڑے ہوگئے اُنہوں نے کہا میں لے جاتا ہوں ابوطلحہ اُن کا اسمِ گرامی تھا رضی اللہ عنہ، لے گئے، گھر جا کر پوچھا تمہارے پاس کچھ ہے کہنے لگیں کہ بس اِتنا ہے کہ جتنا بچوں کو کھلا دُوں اِنہوں نے کہا کہ اَیسے کرو کہ اِنہیں کسی چیز سے بہلا دَو سوجائیں گے اَور جب مہمان آئے گا تو پھر اِس طرح سے ہم بھی ساتھ بیٹھ جائیں گے کھانے کے لیے لیکن جب وہ ہاتھ ڈال دے گا شروع کردے گا کھانا تو پھر تم چراغ ٹھیک کرنے لگنا اَور چراغ ٹھیک کرتے کرتے بجھا دینا (تاکہ اَندھیرے کی وجہ سے وہ اَکیلا ہی تھوڑے سے کھانے سے سیر ہو جائے) اَب وہاں ماچس کا بھی معاملہ نہیں تھا اَیسے کہ فوراً اجلا لیا جائے بالکل اِسی طرح کیا اُنہوں نے، معلوم ہوا مرد کی بھی اَیسی حالت تھی عورت کی بھی ایسی حالت تھی وہ بھی نہیں لڑیں کہ لے کیوں آئے وہ بھی بہت خوش کہ ٹھیک ہے جو کر رہے ہیں ٹھیک ہے آخرت پر اِیمان، اللہ پر نظر، یہ اُن کا حال تھا۔

اللہ کے لیے غریب پروری دُنیا کے خزانے اُن کے لیے کُھل گئے :

ویسے آپ دیکھیں اُن کا حال کیا ہوا ہے جن کی نظر اللہ کی ذات پر تھی اَور اِتنا اِیمان تھا اُن کے لیے اللہ تعالیٰ نے دُنیا کے خزانے کھول دیے اَور ساری دُنیا اُن کے زیرِ نگیں کردی لیکن پہلے یہ اِمتحانات گزرے ہیں جب اُن کا تعلق اللہ کی ذات سے واقعتاً پختہ ہوگیا تو پھر اُن کا حال اَیسے ہوگیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک صحابی بھی اَگر کسی لشکر میں ہوگا تو فتح ہوتی رہے گی اُس کی برکت سے، اِسی طرح ہوا پھر یہ پوچھتے تھے کوئی ہے اَیسا جس نے صحابی کو دیکھا ہو وہ تابعین کا دَور تھا تو اِسی طرح کامیابی ہوتی رہی تبع تابعین کا بھی اِسی طرح ہوتا رہا ہے۔

فاتحِ قَنَّوج اِقتصادی مشکلات کے بغیر فتوحات :

یہ محمد ابنِ قاسم آئے ہیں یہاں "قَنَّوج" تک یہ جو ہمارا علاقہ ہے یہ بھی قنوج کہلاتا تھا اُس زمانے میں یہاں تک اِدھر تک وہ تشریف لائے ہیں تو جس طرف بھی اُنہوں نے رُخ کیا ہے کامیابی قدم چومتی رہی ہے اَور کم سے کم خون ریزی پر زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے مسائل ہی پیدا نہیں ہونے پائے اِقتصادیات کے اَور دُوسری کسی قسم کے۔

دُنیاہی میں پہلا بے نظیر اِنعام :

بہرحال اُنہوں نے تعاون کیا پورا اُور اِسی طرح سے کیا اُور خود اُور بچے سب کے سب بھوکے رہے بَاتَا طَاوِیَیْنِ بھوکے رات گزاری صبح کو یہ جنابِ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ ُوحی یہ بات معلوم ہوگئی تھی آپ نے فرمایا عَجِبَ اللّٰہُ یا ضَحِكَ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ فلاں اُور فلاں سے خوش ہوئے اُور نام لیا اِن کا یا نہیں لیا اُور یہ آیت اُتری وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ [1] اپنے آپ پر ترجیح دے دیتے ہیں اگرچہ خود کو شدید ضرورت ہو " خَصَاصَۃْ "شدید ضرورت کو کہتے ہیں یہ آیت اُن کی فضیلت میں اُتری اُور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اُور رضا کی خوشخبری ملی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنابِ رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دے ایمانِ کامل دے معرفت دے، آمین۔

اِختتامی دُعاء............

[1] بخاری ومسلم بحوالہ مشکوۃ ص۵۸۰،۵۸۱